السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا حجت قائم ہونے کے لیے صرف دعوت کا پہنچنا ضروری ہے یا سمجھنا بھی اس کا ضروری ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس دعوت کو سمجھنا ضروری ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَآ أَرْ‌سَلْنَا مِن رَّ‌سُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ... ٤ ... سورة ابراهيم

''اور ہم نے جو بھی رسول بھیجا وہ اسی قوم کی زبان والا بھیجا تاکہ ان کے لیے وہ آسمانی احکامات واضح طور پر بیان کر دے۔''

لیکن یہاں سوال کرنے سے مقصود یہ ہے کہ بعض دفعہ دعوت تو پہنچتی ہے لیکن بعض لوگ سمجھ نہیں پاتے تو کیا وہ معذور شمار ہوں گے؟

اس سوال کو یوں ہی سمجھ لیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے عرب کی طرف رسول بنا کر بھیجا، ان کی اپنی زبان عربی ہے تو کیا یہ ممکن ہے کہ کسی عربی کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت سمجھ میں نہ آئی ہو اور ہم کہیں کہ یہ معذور ہے! یہ ممکن نہیں ہے۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اس بھیجے ہوئے پیغمبر نے۔

کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے وضاحت فرمادی کہ ہر قوم میں حجت اس قوم کی زبان میں ہم نے قائم کی تو اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قطعی دلیل پر محمول ہے کہ ہر انسان اسے سمجھ سکتا ہے۔

ہم فرض کرتے ہیں کہ مسلمانوں کے علماء میں سے ایک عالم شخص یورپ والوں کے پاس جا کر ان کو ان کی ہی زبان میں اچھی طرح سے دعوت سمجھاتا ہے اور ان پر حجت قائم کرتا ہے 'اس دین کی ایمان اور عقیدے کے حوالہ سے۔ کیا یہ جواب بدل جاتا ہے؟ میں کہتا ہوں کہ بے شک یہ ممکن ہے کہ یہ عالم دین اپنے بیان میں کوئی کمی بیشی کرے۔ لیکن واجب ہے کہ ہم تصور کریں کہ ہم میں سے ہر فرد اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا دعویٰ کرے 'پورے مکمل بیان کے ساتھ۔ پھر ایمان نہ لائے تو وہ کافر ہے۔ اور اس بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ اصول ہے:

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَ‌سُولًا ... ١٥ ... سورة الإسراء

''کہ ہم اس وقت عذاب نہیں دیتے کہ جب تک ہم ان میں اپنا رسول نہ بھیج دیں۔''

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

ایمان کے مسائل کا بیان وعدہ "وعید" تارک الصلاۃ کا حکم صفحہ: 96

محدث فتویٰ